REGD No. L 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

185

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ — خطبہ نمبر ۵ روپے

الفضل

ربوہ — یوم شنبہ — خطبہ نمبر ۷ — ۲۲ رجب ۱۳۷۶ھ — فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ — ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش — ۲۳ فروری ۱۹۵۷ء — نمبر ۴۷

رباط کے اخبار ”العالم“ کے نمائندے سے شاہ سعود کا انٹرویو

رباط ۲۲ فروری شاہ سعود نے مراکش کے ایک ممتاز اخبار کو ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور عربوں اور امریکیوں کے درمیان مفاہمت اور دوستی بڑھانا چاہتے ہیں۔ سعودی عرب کے فرمانروا آجکل مراکش کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے استقلال پارٹی کے اخبار ”العالم“ کے نمائندہ کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ صدر آئزن ہاور سے ان کی حالیہ ملاقات میں موضوع گفتگو ان کا منصوبہ مشرق وسطیٰ تھا۔

شاہ سعود نے کہا ہم نے بعض معاملات کی تشریح معلوم کرنے کے لئے کافی وقت صرف کی۔ اور اب ہم پر تمام باتیں واضح ہو چکی ہیں۔ میں جلد ہی قاہرہ میں اپنے ساتھی عرب لیڈروں سے ملوں گا اور انہیں وہ باتیں سمجھاؤں گا۔ اور اس کے بعد ہم یہ طے کریں گے کہ اجتماعی طور پر ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہے:۔

ایسٹرن سروسز لمیٹڈ
۱۴۰ بندر روڈ۔ کراچی ۲

سلامتی کونسل میں کشمیر کے متعلق تین طاقتوں کی نئی قرارداد منظور ہو گئی

اس کے تحت سلامتی کونسل کے صدر ہندوستان اور پاکستان کا دورہ کرینگے

قرارداد کے حق میں دس ووٹ آئے کسی نے اسکی مخالفت نہیں کی۔ روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا

نیویارک ۲۲ فروری۔ سلامتی کونسل نے کل رات کشمیر کے متعلق تین طاقتوں کی نئی قرارداد منظور کر لی۔ اس کے تحت کونسل کے موجودہ صدر مسٹر جارنگ سے جو سویڈن کے نمائندے ہیں درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان اور پاکستان جا کر ایسی تجویز کے بارے میں مشورہ کریں جس سے ان کے نزدیک تنازعہ کشمیر کے تصفیہ میں مدد مل سکتی ہو۔ یہ نئی قرارداد چار طاقتی قرارداد کے خلاف روس کی طرف سے حق تنسیخ استعمال ہونے کے بعد امریکہ برطانیہ اور آسٹریلیا نے پیش کی تھی۔ نئی قرارداد کے حق میں دس ووٹ آئے۔ کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ البتہ روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ نئی قرارداد کی تمہید میں سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوپاکستان کی تمام قراردادوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء کی اس قرارداد کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس میں کشمیر میں رائے شماری ہونے تک حالات جوں کے توں رکھنے کے لئے کہا گیا تھا۔ نئی قرارداد میں بھی مسٹر جارنگ سے کہا گیا ہے کہ وہ ان سب قراردادوں کو پیش نظر رکھیں۔ اور اپنی رپورٹ سلامتی کونسل میں ۱۵ اپریل تک پیش کر دیں۔ نئی قرارداد میں بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مسٹر جارنگ سے پورا پورا تعاون کریں۔ نیز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے کہا گیا ہے کہ وہ مسٹر جارنگ کو اس کام کی سرانجام دہی میں ہر ممکن امداد دیں۔ اس قرارداد میں کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج متعین کرنے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

قرارداد کی منظوری کے بعد سویڈن کے نمائندے مسٹر جارنگ نے اعلان کیا کہ میں اپنی خدمات کونسل کے سپرد کرتا ہوں۔ وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خاں نون نے جارنگ مشن کے بھیجے جانے کا خیر مقدم کیا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ ریاست کے الحاق کا فیصلہ آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے ان تمام سابقہ قراردادوں کا ذکر کیا جن میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے حق تنسیخ کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا روس نے کل چار طاقتی قرارداد کے خلاف جو حق تنسیخ استعمال کیا ہے میری حکومت اس کی مذمت کرتی ہے۔ کشمیر کی وجہ سے دنیا کے امن کو بہت بڑا خطرہ لاحق ہے۔ افسوس ہے کہ روس نے ایک ایسے معاملے کے تصفیہ کے سلسلہ میں اپنے اس حق کو استعمال کیا ہے۔ ملک فیروز خاں نون نے روس کے ان تمام اعتراضات کا جواب دیا جو اس کے نمائندے نے چار طاقتی قرارداد پر کئے تھے۔ روسی نمائندے نے کہا یہ قرارداد پہلی قرارداد سے بہتر ہے۔ روس اس نظریہ کا حامی ہے کہ ہر نئے اقدام کے بارے میں ہندوستان اور پاکستان دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ امریکی نمائندے مسٹر کیبٹ لاج نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ نئی قرارداد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس قرارداد سے باز آ گئے ہیں کہ جسے ویٹو کیا گیا ہے۔

قومی اسمبلی نے نئے سال کا بجٹ منظور کر لیا

آج سہ پہر اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر بحث ہو رہی ہے

کراچی ۲۲ فروری۔ کل شام قومی اسمبلی میں تصرف بل منظور کر لیا گیا جس کے بعد بجٹ برائے سال ۵۸-۱۹۵۷ء کی منظوری کے ضمن میں قانون سازی کی جملہ کارروائی مکمل ہو گئی۔ اسمبلی آج سہ پہر خارجہ پالیسی پر غور کر رہی ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی نے کل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا۔ کہ پاکستان کو حکومت امریکہ سے مجموعی طور پر ۹ لاکھ انیس ہزار ٹن گندم مفت ملی۔ اس عطیہ کی مالیت ۲۸ کروڑ ۳۴ لاکھ روپے تھی۔ وزیر خزانہ نے مزید بتایا کہ پاکستان نے امریکہ سے چار لاکھ اکتالیس ہزار ٹن گندم خریدی اور اس کی قیمت ۲۸ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے ادا کی۔

مبلغ لبنان مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر کی — مراجعت —

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ لبنان آج مورخہ ۲۲/۲/۵۷ کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

خریداران الفضل کا چٹ نمبر

جملہ خریداران روزنامہ الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء سے ان کا چٹ نمبر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ لہذا آئندہ انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت میں آپ اپنے نئے چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کو دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کشمیر کے مسلمانوں کو اپنے منشاء کے مطابق فیصلہ کرنے اور اس پر کاربند ہونے کی توفیق دے

ہماری حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنی موجودہ پالیسی پر قائم رہے کیونکہ نیکی اور امن کے قیام کی یہی تدبیر ہے

کشمیر کے متعلق صلح کرانے کی پیشکش کرنے والے ممالک ہرگز پاکستان کے ساتھ خیر خواہی نہیں کر رہے

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۸ رفروری ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے

کہ جب کوئی نبی کسی کام کا ارادہ کرتا ہے۔ تو شیطان اس کے کام میں رکاوٹیں ڈالتا ہے۔ تاکہ وہ کامیاب نہ ہو۔ اور فساد لمبا ہوتا چلا جائے۔ گو قرآن کریم میں نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لیکن نبی کے اتباع بھی اسی میں شامل ہوتے ہیں۔ کیونکہ شیطان کی اصل غرض صرف نبی کی مخالفت کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس کی اصل غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں نیکی اور امن قائم نہ ہو۔ چونکہ نبیوں کے ذریعہ دنیا میں نیکی اور امن قائم ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ نبیوں کا دشمن ہوتا ہے۔ ورنہ جو بھی

نیکی اور امن کے قیام کی کوشش

کرے وہ اسے بُرا لگتا ہے۔ اور وہ اس کے رستہ میں روکاوٹیں پیدا کرتا اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ پچھلے دنوں سے جہاں الٰہی تدبیر اس بات کے لئے ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔ اور صلح کی صورت پیدا ہو۔ وہاں بعض لوگوں نے بعض دوسرے لوگوں میں ایسی تحریکیں شروع کر دی ہیں کہ جن سے وہ امن اور نیکی کے قائم ہونے میں روک بنیں۔ مثلاً پچھلے دنوں میں نے پڑھا کہ شام یہ ارادہ کر رہا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کو یہ پیشکش کرے کہ ہم

کشمیر کا فیصلہ کرا دیتے ہیں

اور آج میں نے پڑھا کہ سیلون کے وزیراعظم بندرانائیکے نے کہا ہے کہ میں ارادہ کر رہا ہوں۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کو پیشکش کروں کہ کشمیر کے بارہ میں ہماری موجودگی میں اور ہمارے ذریعہ سے صلح ہو جائے۔ یہ خبریں بتاتی ہیں کہ شیطان نے لوگوں کو دھوکا دینے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ بیشک اس میں ذریعہ تو آدمی ہی بنے ہیں۔ جیسا کہ ہمیشہ سے آدمی ہی اس کا ذریعہ بنتے چلے آتے ہیں۔ شیطان خود ظاہری طور پر دنیا میں نہیں آتا۔ بلکہ وہ ہمیشہ بعض آدمیوں کو چُن لیتا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی اس نے بعض آدمی چُن لئے ہیں کسی جگہ اس نے ہندوستان کے ایمبسیڈر کو چُن لیا ہوگا۔ کہ وہ شام کے پریذیڈنٹ سے کہے کہ آپ کوشش کریں کہ کسی طرح ہمارے اور پاکستان کے درمیان صلح ہو جائے۔ لیکن

دیکھنے والی بات یہ ہے

کہ اگر واقعہ میں ان کے دلوں میں پاکستان کی خیر خواہی ہے۔ تو وہ نو سال تک کہاں سوئے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں کشمیر کا جھگڑا کھڑا ہوا تھا۔ اور اب ۱۹۵۷ء شروع ہے۔ گویا اس جھگڑے پر نو سال گزر چکے ہیں۔ ۹ سال کی خاموشی کے بعد آج صلح کی پیشکش کیوں ہو رہی ہے۔ اور پھر یہ پیشکش اس وقت ہو رہی ہے۔ جب یو۔این نے کشمیر کے متعلق قدم اٹھایا ہے۔ جب یو۔این۔اے نے ایسا قدم اٹھایا ہے جس کے ذریعہ امید کی جا سکتی ہے کہ کشمیر کے لوگوں کو حق خود ارادیت مل جائے۔ تو اسی وقت دو ممبروں نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ہم پاکستان اور ہندوستان میں صلح کرا دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے سیاستدانوں کو اس کے متعلق سوچنا چاہیئے۔ اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں وہ دھوکہ میں نہ آجائیں

ہم کوئی سیاسی جماعت نہیں

صرف مذہبی لوگ ہیں۔ لیکن چونکہ ہم بھی پاکستانی ہیں۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم بھی اپنی رائے ظاہر کریں۔ اگر ہماری رائے دوسرے لوگوں کی سمجھ میں آجائے گی۔ تو وہ اسے اختیار کر لیں گے۔ اور اس طرح اس میں زور پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر ہماری رائے دوسرے لوگوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ اور ہماری جماعت دعاؤں میں لگی رہی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے سیاستدانوں کے دلوں میں ایسی تحریک پیدا ہوگی۔ کہ وہ اس قسم کی چالاکیوں میں نہیں آئیں گے۔ آخر یہ موٹی بات ہے کہ شام نیا پیدا نہیں ہوا۔ شام پاکستان کے بننے سے سینکڑوں سال پہلے سے موجود ہے۔ کم از کم اس کی حکومت پاکستان بننے سے کئی سال پہلے سے قائم شدہ ہے۔ سیلون کی حکومت بھی پاکستان بننے سے پہلے سے قائم ہے۔ لیکن

کشمیر کا جھگڑا

۱۹۴۷ء سے چلا آرہا تھا۔ اور یہ دونوں حکومتیں خاموش رہیں۔ اب ان کے دلوں میں یہ تحریک کیسے پیدا ہوئی کہ یہ نیک کام ہے چلو ہم کشمیر کے بارے میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان صلح کرا دیں۔ جب یو۔این۔اے نے یہ قدم اٹھایا کہ کشمیر کا جھگڑا طے ہو۔ اور پاکستان نے تحریک کی۔ کہ وہ اپنی فوج بھیجکر کشمیر کے لوگوں سے ووٹ لیں۔ اور ووٹ لیکر یہ فیصلہ کریں کہ کشمیر کے لوگ کس طرف جانا چاہتے ہیں۔ آیا وہ پاکستان کی طرف جانا چاہتے ہیں یا ہندوستان کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ تو معاً سیلون کے وزیر اعظم کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ چلو ہم صلح کرا دیتے ہیں۔ اور سوریا کے پریذیڈنٹ کے دل میں سوال پیدا ہوا۔ کہ ہم صلح کرا دیتے ہیں۔

یہ امر صاف طور پر بتاتا ہے

کہ یہ تحریک کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو پاکستان کے خیر خواہ نہیں۔ ہم ان پر الزام نہیں لگاتے بندرانائیکے کے متعلق جہاں تک ہمارا علم ہے وہ اچھے آدمی ہیں۔ اسی طرح شکری القوتلی کے متعلق جہاں تک ہمارا علم ہے وہ اچھے آدمی ہیں۔ لیکن اچھے آدمیوں کو بھی گمراہ کرنے والے گمراہ کر لیتے ہیں۔ پھر عین اس وقت جبکہ یو۔این۔اے قدم اٹھا رہی ہے۔ اور جب پاکستان نے ایسی فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے۔ کہ اس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ ان ملکوں کے چوٹی کے لیڈروں کا صلح کرانے کا ارادہ کرنا

پاکستان کی خیر خواہ

پر دلالت نہیں کرتا۔ پنڈت نہرو تو کشمیر پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان نے یہ نہیں کہا

کہ ہم لڑائی کے ذریعہ کشمیر واپس لیتے ہیں. بلکہ اس نے یہ کہا ہے. کہ یو این اے اپنی فوجیں کشمیر میں بھیجے. اور ان فوجوں کے ذریعہ رائے شماری کرائے. اس رائے شماری کے نتیجہ میں کشمیر کے لوگ جس طرف جانا چاہیں جائیں. ہم یہ نہیں کہتے. کہ کشمیر ہمیں ملے. اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں. کہ کشمیر ہندوستان کو ملے. ہم صرف یہ چاہتے ہیں. کہ کشمیریوں کی اکثریت جو چاہتی ہے. وہی ہو. تو یہ ایسی غیر جانبدارانہ اور

منصفانہ رائے ہے

کہ سیاسی دنیا میں ایسی مثال بہت کم ملتی ہے. پس ہمارے سیاستدانوں کو اس بات کے متعلق خوب غور کر لینا چاہیئے. اور سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا چاہیئے. ایسا نہ ہو. کہ وہ کوئی دھوکہ کھا جائیں. جیسا کہ میں نے بتایا ہے. ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے. ہمارا ان باتوں سے اس سے زیادہ کوئی تعلق نہیں. کہ ہم ان کے متعلق اپنا خیال ظاہر کر دیں. میرے ذہن میں ایک بات آئی تھی. جو میں نے کہہ دی ہے. اگر ملک کی سیاسی پارٹیوں کو نظر آئے. کہ اس کی طرف

گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہیئے

تو میں انہیں کہتا ہوں. کہ وہ اس موقع کو ضائع نہ کریں. اور گورنمنٹ کو توجہ دلائیں کہ وہ دھوکہ میں نہ آئے. خدا تعالیٰ نے جس طرف قدم چلا دیا ہے. وہ اسی پر قائم رہے. کیونکہ اس میں مستقبل کی جھلک نظر آ رہی ہے. اگر خدانخواستہ ہمیں ہمارے اقدام میں ناکامی ہوئی. تو بعد میں ان حکومتوں کی امداد پر غور کر لیا جائے گا. لیکن جب تک یو این اے کوئی فیصلہ نہیں کر لیتی. ہمیں اپنی موجودہ کوشش میں لگے رہنا چاہیئے. اگر ہمیں ناکامی ہوئی. اور پھر یہ حکومتیں صلح کرانے کے لئے آگے آئیں. تو ہم سمجھیں گے. کہ ان کے دلوں میں ہماری خیر خواہی تھی. اور ہمیں یقین ہو جائیگا. کہ یہ حق پر ہیں. لیکن اس وقت جبکہ یو این اے فیصلہ کر رہی ہے. ان قوموں کا صلح کرانے کا ارادہ ظاہر کرنا صاف بتاتا ہے. کہ ان کا مقصود صلح کرانا نہیں. بلکہ درحقیقت ان کا مقصود پاکستان کو گرانا ہے. باقی جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے. میں یہی کہتا ہوں. کہ

ہماری کوشش اور سعی

صرف دعاؤں تک ہی محدود ہے. ہمارے ملک کی ایک بڑی لطیف مثال ہے. کہ ملاں دی دوڑ مسیتے. یعنی ملاں کو اگر کوئی مصیبت آتی ہے. تو وہ دوڑ کر مسجد میں گھس جاتا ہے.

یہ بات بڑی سچی ہے. مسجد سے زیادہ امن اور کہاں ہوگا. حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد اقصیٰ کے متعلق الہام ہوا. کہ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا. اور قرآن کریم میں خانہ کعبہ کے متعلق بھی یہی آتا ہے. کہ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا. بلکہ حقیقت یہ ہے. کہ ساری مساجد ہی امن والی ہوتی ہیں. پس

یہ بالکل سچّی بات ہے

جو اس مثال میں بیان کی گئی ہے. لیکن "ملاں" کی جگہ "مومن" کے الفاظ رکھ لینے چاہئیں یعنی مصیبت کے وقت ہر مومن کی دوڑ مسجد تک ہوتی ہے. اور اس کا فرض ہوتا ہے. کہ وہ دعائیں کرے. اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے. کیونکہ وہ دعائیں سنتا اور انہیں قبول کرتا ہے. پس ہماری جماعت کے دوستوں کو دعائیں کرنی چاہئیں. کہ کشمیر کے تریباً نصف کروڑ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنے منشاء کے مطابق فیصلہ کرنے اور اسی پر کاربند ہونے کی توفیق دے. اور ایسے سامان پیدا کرے. کہ یہ لوگ جبری غلامی میں نہ رہیں. بلکہ اپنی مرضی سے جس ملک کے ساتھ چاہیں مل جائیں. اور اگر کوئی تحریک اس بات میں روک بنتی ہو. تو خدا تعالیٰ اسے کامیاب نہ کرے. پھر اللہ تعالیٰ ہمارے اہل مملکت کو بھی ایسی سمجھ عطا فرمائے. کہ وہ

وقت پر ہوشیار ہو جائیں

اور دیکھیں کہ کون شخص انہیں سیدھے رستہ سے ہٹا رہا ہے. اور ہمیشہ وہ طریق اختیار کریں. جو پاکستان کی عزّت اور سرفرازی کا بھی موجب ہو. اور کشمیر کی عزّت اور سرفرازی کا بھی موجب ہو. ہم کسی کے بدخواہ نہیں. ہم ہندوستان کے لئے بھی بددعا نہیں کرتے. ہاں پاکستان اور کشمیر کے لئے دعائیں ضرور کرتے ہیں. کہ خدا تعالیٰ ان کا سر اونچا کرے. اگر کوئی شخص پاکستان کے سر اونچا ہونے میں یا کشمیر کے سر اونچا ہونے میں اپنی ذلت اور اپنا ناک کٹتا دیکھتا ہے. تو یہ اس کا اپنا قصور ہے. ورنہ ہم کسی کے خلاف بددعا نہیں کرتے. ہم تو اپنے خیر خواہوں اور دوستوں کے لئے دعا کرتے ہیں. کہ اللہ تعالیٰ ان کا سر اونچا کرے. اور اپنے ملک کے لئے دعا کرتے ہیں. کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر اونچا کرے. کشمیری بھی ہمارے بھائی ہیں. اور چونکہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے. اس لئے کشمیر بھی ہمیں بہت پیارا ہے. پھر کشمیر ہمیں اس لئے بھی پیارا ہے.

کہ وہاں قریباً ۸۰ ہزار احمدی ہیں. اور بعض ایسے علاقے جن کی رائے کے مطابق کشمیر یا ہندوستان میں جا سکتا ہے. یا پاکستان میں جا سکتا ہے. ان میں احمدیوں کی اکثریت ہے. پس ان دونو وجوہ سے یعنی اس لحاظ سے بھی کہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ہے. اور اس لحاظ سے بھی کہ جس علاقہ کے ووٹ کشمیر کے ہندوستان یا پاکستان میں جانے کے متعلق فیصلہ کریں گے وہاں احمدیوں کی اکثریت ہے. ہمیں کشمیر بہت پیارا ہے. اگر وہ علاقہ یہ فیصلہ کر دے. کہ ہم پاکستان کی طرف جانا چاہتے ہیں. تو کشمیر اور ہندوستان کا تعلق کٹ جاتا ہے. کیونکہ وہی علاقہ کشمیر اور ہندوستان کو آپس میں ملاتا ہے. پس ہمیں

دعائیں کرتے رہنا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کشمیری بھائیوں کی مدد کرے. آخر کشمیر وہ ہے. جس میں مسیح اوّل دفن ہیں. اور مسیح ثانی کی بڑی بھاری جماعت وہاں موجود ہے. گویا دونوں مسیحوں کا وہاں قبضہ ہے. پہلے مسیح کا جسم وہاں دفن ہے. اور دوسرے مسیح کی روح وہاں دفن ہے. یعنی احمدی وہاں رہتے ہیں. پس

کشمیر دونوں مسیحوں کا ہے

پہلے مسیح کا اس طرح کہ اس کا جسم وہاں دفن ہے. وہ مسیح اب عیسائیوں کا تو رہا نہیں. کیونکہ عیسائیوں نے تو اسے خدا بنا لیا ہے. اور اگر اس کا جسم وہاں دفن ہے. تو وہ انسان ہے. خدا نہیں. پس پہلے مسیح کے لحاظ سے لو تو اور دوسرے مسیح کے لحاظ سے لو تو کشمیر مسلمانوں کا بنتا ہے. وہ نہ عیسائیوں کا بنتا ہے. اور نہ ہندوؤں کا بنتا ہے. کیونکہ مسیح اول نہ ہندو تھے. اور نہ عیسائی تھے. اور مسیح ثانی بھی نہ ہندو تھے. اور نہ عیسائی تھے. بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے. اور اسلام کی عزّت ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث کیا تھا. پس جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہے. وہ ملک بہرحال مسلمانوں کا ہے. اور

مسلمانوں کو ہی ملنا چاہیئے

اس لئے ہمیں دعائیں کرتے رہنا چاہیئے. دیکھو اس میں ہماری کتنی ذلت ہے. کہ مسیح اول جس کو ہم خدا تعالیٰ کا ایک نبی مانتے ہیں. اس کا مقدس روضہ ہندوؤں کے ہاتھ میں چلا جائے. پھر اس میں بھی ہماری کتنی ذلت ہے. کہ مسیح ثانی جس کو ہم اسلام کا سچا خادم اور محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام سمجھتے ہیں اور اس زمانہ کا مصلح سمجھتے ہیں. اس کی جماعت کی بڑی تعداد جو اپنے ملک میں اہم پوزیشن رکھتی ہے. ہندوؤں کی طرف چلی جائے. کشمیر کی ساری آبادی جموں کو ملا کر ۴۰ لاکھ کی ہے. صرف کشمیر کی آبادی ۲۲ لاکھ کی ہے. ممکن ہے اب فرق ہو گیا ہو. اس ۲۲ لاکھ میں سے اگر ۸۰ ہزار احمدی ہیں. تو اس کے معنے یہ ہیں. کہ تریباً $\frac{1}{22}$ فی صدی احمدی ہیں. اور اتنی بڑی اکثریت احمدیوں کی اور کسی ملک میں نہیں. پس ۸۰ ہزار بھائیوں کا حق خود ارادیت سے محروم ہو جانا بہت بڑے صدمہ کی بات ہے. ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے. کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مستقبل کے متعلق خود فیصلہ کرنے کی توفیق بخشے. اور جس طرح کہتے ہیں. "جہاں کی مٹی تھی وہیں آ لگی" وہ جہاں کی مٹی ہیں وہیں آ لگیں. اور ان کے رستہ میں کوئی منصوبہ اور کوئی سازش روک نہ بنے.

خطبہ ثانیہ کے بعد

حضور نے فرمایا :-

نماز جمعہ کے بعد میں بعض جنازے پڑھاؤں گا. ایک جنازہ تو بی صاحبہ چاہ بھاگو والہ ضلع ملتان کا ہے. اطلاع دینے والے نے لکھا ہے. کہ مرحومہ نیک سیرت اور مخلص خاتون تھیں.

دوسرا جنازہ والدہ صاحبہ شیخ عبد الحق صاحب ایگزیکٹو انجنیئر کراچی کا ہے. مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں.

تیسرا جنازہ حکیم عبد الرحمٰن صاحب تاندلیانوالہ کا ہے. جو فضل دین صاحب عرف عبد اللہ کے لڑکے تھے. فضل دین صاحب لنگر خانہ قادیان میں باورچی تھے. اور اس سے پہلے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نائی تھے

میں یہ سب

جنازے پڑھاؤں گا

دوست میرے ساتھ نماز جنازہ میں شریک ہوں.

درخواست دعا. چودھری شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت لائل پور کے لڑکے حنیف احمد باجوہ کو سیڑھی پر سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں. احباب دعائے صحت فرمائیں.

شیخ محمد یوسف زعیم انصار اللہ لائل پور.

احمدیہ مشن نائیجیریا کی کامیاب تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی مساعی

نیا لٹریچر۔ کامیاب سالانہ جلسہ۔ نائیجیریا ریڈیو سے تقاریر۔ تعلیمی سرگرمیوں میں اضافہ

رپورٹ احمدیہ مشن نائیجیریا ماہ دسمبر ۵۶ء و جنوری ۵۷ء

از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

نیا لٹریچر

ماہ دسمبر سالانہ جلسہ کی تیاری اور سالانہ تقریبوں اور میٹنگوں کی وجہ سے معمول سے زیادہ مصروفیت میں گذرا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ کتب کے مسودات تیار ہوئے اور تین کتب کی طباعت کی تکمیل ہوئی۔

ان میں سے ایک Women in Islam ہے۔ جو انگلینڈ سے ایک عورت کے خط کے جواب میں Truth میں شائع شدہ ایڈیٹوریل ہے۔ دوسری کتاب The Rock of Faith ہے۔ جو یہاں کے عیسائی مشن کے ماہوار رسالہ Challange کے ایک ایڈیٹوریل کے جواب میں Truth میں شائع شدہ ایڈیٹوریلز کا مجموعہ ہے۔ اور تیسری کتاب Muslim Prayer Book ہے۔

علاوہ ازیں ایلس برنی کی کتاب Qadiani Movement کے جواب میں ہماری کتاب Our Movement ہالینڈ میں طباعت کے تقریباً تمام مدارج طے کر چکی ہے اور عنقریب نائیجیریا میں پہنچنے والی ہے۔

پروفیسر ویورز کی کتاب Christ or Mohammad کا جواب Truth میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اور اب تک اس کی ۱۵ قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک آرٹیکل Truth میں "Who is My Saviour" کے عنوان سے شائع ہو رہا ہے۔ یہ بھی مکمل ہونے پر کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔

سالانہ جلسہ

۲۵ اور ۲۶ر دسمبر کو ہمارا سالانہ جلسہ ہوا۔ اس کی تیاری کے لئے نومبر کے اواخر میں ہی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ بلائی گئی اور ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ اور دیگر اہم امور طے پائے۔ ان امور کی اطلاع تمام مشنوں کو بھجوائی۔ اور جلسہ اور مجلس شوریٰ میں شمولیت کرنے والے نمائندگان کو ہدایات بھجوائی گئیں۔

جلسہ سالانہ کی تیاری میں مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام اور سٹیج وغیرہ کی تیاری اور جلسہ کے اخراجات کے لئے فنڈ جمع کرنا تھا۔ جلسہ سالانہ بفضل تعالیٰ نہایت کامیاب رہا۔ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔ اس جلسہ کے دو اجلاس منعقد کئے گئے۔ اور دو اجلاس شوریٰ کے منعقد کئے گئے۔ ایک اجلاس عورتوں کا الگ ہوا۔

جلسہ کے پہلے اجلاس کی صدارت ایک احمدی مجسٹریٹ نے کی۔ اور دوسرے کی صدارت مکرمی سیفی صاحب نے کی۔

مجلس شوریٰ میں جو اہم امور طے پائے ان میں سے سیکنڈری سکول کے لئے فنڈ جمع کرنا اور ٹیچروں کو ٹریننگ دلانا۔ دو لوکل مبلغ ٹرینڈ کرنا۔ مرکزی فنڈ سے چار مشنوں کو مساجد کی تعمیر میں امداد دینا اور [illegible] ایک مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر کے لئے سپیشل فنڈ اکٹھا کرنا خاص امور تھے۔

نائیجیریا ریڈیو میں ہمارے جلسے کا ذکر

اس جلسہ کے اختتام سے دوسرے روز Nigerian Broadcasting Service کی طرف سے فون پر ہمارے جلسے کے کوائف پوچھے گئے اور اسی روز خبروں میں ہمارے جلسہ کی خبر تفصیل سے نشر کی گئی۔ یہ خبر Head lines میں شامل کی گئی تھی۔

تعلیم

ویسٹرن ریجن (Western Region) میں گذشتہ دو سال سے پرائمری تعلیم فری تھی۔ اس سال سے لیگوس کے (فیڈرل علاقہ) میں بھی پرائمری تعلیم فری کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے سکولوں میں بھی بعض تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ لیگوس سے ایک کانی دور کے علاقہ سے دو احمدی طالب علم پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد لیگوس مرکز میں دینی اور تبلیغی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سال کے شروع سے ہی آگئے ہیں۔ اور ان کی باقاعدہ ٹریننگ شروع ہو گئی ہے۔

ریڈیو پر تقاریر

ریڈیو پر بدستور ہم چار احمدی تبلیغی تقریریں کرتے ہیں۔ ان تقاریر میں اکثر واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔

متفرق امور

علاوہ ازیں۔ اس عرصہ کے بعض اہم امور درج ذیل ہیں

Western Region کی گورنمنٹ پارٹی کے ایک ڈائریکٹر کی شادی کے موقع پر Truth کے نمائندوں کو بھی دعوت دی گئی تھی اس موقعہ پر ہم نے اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب Introduction To the Holy Quran اور بعض تبلیغی کتب بطور ہدیہ پیش کیں۔

گذشتہ دنوں یہاں لیگوس ٹاؤن کونسل کا الیکشن ہوا۔ جس میں ایک وارڈ سے ایک احمدی بھی Active group کی طرف سے بطور امیدوار کے کھڑا ہوا

چیلنج

دسمبر کے اواخر میں امریکہ سے ایک شخص Rev. Osborn نامی نائیجیریا میں آیا۔ اور اس نے اپنے متعلق اس دعویٰ کا چرچا کیا کہ وہ ہر بیماری کا علاج دعا کے ذریعہ کر سکتا ہے۔ اندھے اور بہرے اس کی دعا سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یوں اس نے عوام کو اپنے پیچھے لگا لیا۔

یہ شخص ایک مقررہ مقام پر روزانہ میٹنگ کرتا تھا۔ اور بعض لوگوں کو بطور گواہ کے پیش کرتا تھا کہ وہ پہلے گونگے اندھے یا بہرے تھے۔ لیکن اس کی دعا سے اچھے ہو گئے ہیں۔ لیکن عملاً ایسا معجزہ کر کے نہیں دکھاتا تھا۔ مکرمی سیفی صاحب نے اس کے نام ایک کھلا چیلنج لکھا۔ جو اخبارات میں شائع ہوا جس میں لکھا تھا کہ اگر واقعی اس شخص کو ایسا معجزہ دکھانے کا دعویٰ ہے۔ تو یہاں کے سب سے مشہور ہال Glover Memorial Hall کو کرایہ پر لینے کا انتظام ہم کرتے ہیں۔ وہاں اہل علم طبقہ کو مدعو کیا جائے اور بعض اندھے اور بہرے وغیرہ مریض وہاں لائے جائیں۔ جنہیں وہ اپنی دعا کے ذریعہ سے اچھا کر کے دکھائے اور یہ بھی ساتھ ہی لکھا کہ ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا اقدام بالکل نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ تو محض عوام کے طبقہ کو محض باتوں سے متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت اب سوائے اسلام کے کسی اور مذہب کے پیرو کی معجزانہ طور پر دعا سنی نہیں جاتی اور یہ کہ اب عیسائیت میں ایسی روحانی تاثیر موجود نہیں۔

باوجودیکہ یہ چیلنج یہاں کے سب سے زیادہ مشہور اخبار میں شائع ہوا۔ لیکن اس شخص کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہ ذاتی طور پر نہ اخبارات میں آیا۔

پبلک جلسہ

تبلیغی پروگرام کے ماتحت ہم بدستور ہر ہفتہ کی رات کو پبلک جلسہ کرتے ہیں جس میں تقریروں کے علاوہ سوالات کے جواب دئے جاتے ہیں۔

اتوار کے روز ایک تربیتی میٹنگ کی جاتی ہے۔ جس کے بعد لوگوں کو ہسپتال۔ سکول کالج وغیرہ میں تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے

گذشتہ دنوں ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر کے ذریعہ جو تبلیغ کی غرض سے اتوار کے روز کسی کالج میں جاتے ہیں۔ Kings college کے چھ طلباء ہمارے مشن ہاؤس میں آئے۔ یہ سب مسلمان تھے انہیں تبلیغ کی گئی اور سوالات کے جواب دئے گئے۔

خط و کتابت

ایک خط ہندوستان سے (مقام گیا۔ بہار) ایک شخص عبدالصمد نامی کا موصول ہوا اس میں سب سے پہلے یہ لکھا تھا کہ آپ کے نائیجیریا مشن سے تعارف مجھے ایلس برنی کی کتاب اور Mark's Publication سے ہوا ہے۔

بعد ازاں انہوں نے لکھا ہے کہ جس رنگ میں ان لوگوں نے احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ کوئی تعمیری کام نہیں کر رہے۔ بلکہ ان کی کارروائیاں تمام تر تخریبی ہیں۔ کیونکہ دراصل اسلام کی خدمت احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے۔ جس کے ذریعہ سے تمام دنیا میں تبلیغی مشن قائم ہیں

چیچک کی وباء

جنوری کے اواخر میں نائیجیریا میں چیچک کی وبا نے حملہ کیا۔ پہلے شمالی علاقہ میں بعدازاں مغربی علاقہ کے دارالخلافہ ابادان میں اس کا شدید حملہ ہؤا۔ اور پھر لیگس میں بھی اس کے کئی کیس ہوئے۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ نے پبلک جلسے بھی بند کر دیئے۔

مکرمی سیفی صاحب نے خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اس موقعہ پر اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اسی موقعہ پر کوئی موقعہ دوسروں کی خدمت کا ہاتھ سے جانے نہ دے۔ نیز احمدی یہ ثابت کریں۔ کہ وہ موجودہ ترقی اور نئی روشنی میں ترقی پسند ہیں۔ اور ایسے پرانے خیالات کے حامل نہیں۔ جن کی بناء پر لوگ ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور ہدایت کی کہ لیگس کے احمدی جمعہ کے بعد ہی ایک کمیٹی مقرر کریں۔ جو اس بات کا جائزہ لے۔ کہ کہاں اس بارہ میں مدد کی ضرورت ہے۔ نیز یہ کہ کوئی احمدی فرد خصوصًا بغیر ٹیکہ کے نہ رہ جائے۔ چنانچہ اس پر عملدر آمد کیا گیا۔

اس عرصہ میں جن میٹنگوں میں شمولیت اختیار کی گئی۔ ان میں سے بعض اہم میٹنگیں درج ذیل ہیں:۔

(۱) کونسل آف مسلم سکولز پروپرائٹرز کی سالانہ میٹنگ میں شمولیت کی گئی۔ اس میں سب سے اہم آئیٹم "مسلم ٹریننگ سنٹر" کا اجراء تھا۔ جو سوال خاص طور پر زیر غور تھا وہ اس سکول کے لئے سٹاف کا تھا۔ سٹاف کے لئے کوشش کرنے اور اس بارہ میں گورنمنٹ سے تصفیہ وغیرہ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے مکرم سیفی صاحب چیئرمین منتخب ہوئے۔ آپ اس بارہ میں دو میٹنگز بلا چکے ہیں۔

دوسری میٹنگ سکاؤٹس کی تنظیم کے افسروں کی سالانہ میٹنگ تھی۔ اس میں افسروں کا دوبارہ انتخاب ہؤا۔ جس میں مکرمی سیفی صاحب دوبارہ وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔

دفتری کام

جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کی مختصر رپورٹ اور ان کے بارہ میں احمدیہ نیوز ایجنسی کے پریس ریلیز اور بعض دیگر سرکلر لیٹرز متعلقہ جگہوں پر اور نائیجیریا کے مشنوں کو بھیجے گئے۔

ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ کو حضرت والد بزرگوارم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات کی خبر معلوم ہو گئی ہو گی۔ اپنی تمام زندگی میں والد صاحب بزرگوارم کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے۔ کہ دیگر نوافل کے علاوہ نماز تہجد بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتے اور جن احباب نے ان سے دعا کے لئے عرض کیا ہؤا ہوتا، ان کے واسطے نہایت دردِ دل اور سوز و گداز سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ اور بعض دوستوں کو انکشاف ہونے پر قبل از وقت دعا کی قبولیت کے متعلق اطلاع بھی دے دیا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ دعا کرانے والے دوست کو بامراد کرے گا۔ ان کے ایسے خواب کثرت سے پورے ہوئے ہیں۔ اب بعض دوستوں نے تحریک کی ہے۔ کہ ان کے ایسے خواب جمع کئے جائیں۔ سو میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کو والد صاحب بزرگوارم مرحوم نے قبل از وقت اطلاع دی۔ اور ان کی خواب کے مطابق وہ مراد کو پہنچے ایسے تمام دوست مختصر طور پر مع ضروری کوائف مجھے تحریر کر دیں۔ تاکہ والد صاحب بزرگوارم رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات میں شائع کرا سکوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابیوں کا اللہ تعالیٰ سے جو تعلق تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا جو فضل ان پر تھا۔ وہ ضبط تحریر میں آجائے۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث اور حضرت والد صاحب رضؓ کے لئے بھی دعا کی تحریک کا موجب ہو۔

دل حزیں خاکسار سید احمد (مولوی فاضل) ابن ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضؓ

مرحوم ...

صم بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے نوجوانوں کے دلوں کو کھول دے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور ہر تحریک میں پیش پیش نظر آئیں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا۔

خدام کی فوری توجہ کے لئے

تعمیر دفتر مرکزیہ کے لئے ذی استطاعت خدام سو سو روپیہ پیش کریں

(از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ء کے شوریٰ کے اجلاس میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعمیر کا معاملہ پیش ہؤا تھا۔ اور اس میں ہم سب نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ پوری کوشش اور جدوجہد کر کے دفتر کو مکمل کیا جائے۔ کیونکہ جب تک دفتر کی عمارت مکمل نہیں ہوتی۔ خدام الاحمدیہ کی سکیموں کو پوری طرح جاری نہیں کیا جا سکتا۔

اب تک دفتر کے صرف چار کمرے ہیں۔ اور وہ کمرے بالکل ناکافی ہیں۔ انصار اللہ نے اپنے دفتر کی تعمیر کا کام پچھلے سال شروع کیا تھا۔ اور ایک سال کے اندر انہوں نے دفتر کو مکمل کر لیا ہے۔ اور ایک ہال بھی بنا لیا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا دفتر بھی مکمل ہے۔ لیکن خدام جو نوجوان ہیں۔ اور جن کی ہمتیں بلند اور ارادے بہت اونچے ہیں۔ اور جن کا ہر کام میں پیش پیش رہنا ضروری ہے۔ ان کا دفتر ابھی نامکمل ہے۔ پس ان حالات میں خدام کا فرض ہے۔ کہ وہ دفتر کی تعمیر کی طرف فوری توجہ کریں۔ قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع پر اس بارے میں بہت ذمہ داری آتی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علاقہ اور ضلع کے قائدین کو فوری توجہ دلائیں۔ کہ وہ تعمیر دفتر کے لئے فوری جدوجہد شروع کر دیں۔ ایسے خدام جن کو خدا تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ ان سے کم از کم یکصد روپیہ لیا جائے۔ اگر یکصد روپیہ دینے والے چار سو خدام بلند ہمتی کا ثبوت دیں تو دفتر مکمل ہو سکتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اتنی تعداد میں ایسے خدام موجود ہیں۔ جو سو سو روپیہ آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا ذاتی علم ہے۔ ایسے بھی خدام ہیں جو ہزار ہزار روپیہ اس غرض کے لئے دے سکتے ہیں۔ قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع کو تمام ایسے خدام کی فہرست تیار کر لینی چاہیئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مالی وسعت دی ہے کہ وہ تعمیر دفتر کے لئے یکصد روپیہ دے سکیں۔ اور اس فہرست کی ایک نقل دفتر مرکزیہ میں بھی بھجوا دینی چاہیئے۔ تاکہ دفتر کو بھی اندازہ ہو سکے۔

وہ خدام جو اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر کے ہال میں کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعا کریں گی۔ علاوہ ازیں ایسے خدام کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خاص طور پر دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔

بہر حال ہمیں فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ دفتر کی عمارت مکمل ہو سکے اور امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کہ ان کا دفتر مکمل ہے۔

اسی طرح یہ کوشش کی جائے۔ کہ جو خدام سو سو روپیہ کی ذیل میں نہ آئیں وہ خود اپنی استطاعت کے مطابق اکٹھا چندہ ادا کر دیں۔ درحقیقت کوئی ایسا خادم نہیں ہونا چاہیئے۔ جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ صم

ہفتہ تحریک وصیت

مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء کا ایک اہم فیصلہ

مجلس مشاورت منعقدہ ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۵۵ء میں سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی نظارت بہشتی مقبرہ کے متعلق یہ سفارش پیش ہو کر منظور ہوئی تھی کہ "گذشتہ پانچ سال (۱۹۵۱-۱۹۵۰ء لغایت ۱۹۵۵-۱۹۵۴ء) میں صرف ۱۳۵۳ احباب نظام نو میں وصیت کر کے شامل ہوئے۔ یہ تعداد بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ اگر مناسب سعی کی جائے تو وصایا کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل تجاویز عمل میں لائی جائیں تو جہاں ایک طرف جماعت کے اخلاص میں ترقی ہو سکتی ہے وہاں دوسری طرف آمد میں بھی معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

الف۔ سال میں ایک "ہفتہ تحریک جدید" منایا جائے۔

ب۔ امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پُر زور تحریک کریں۔

ج۔ جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے"۔

سٹینڈنگ کمیٹی کی اس سفارش کے مطابق گذشتہ سال بھی ہفتہ تحریک وصیت منایا گیا تھا۔ اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے مارچ کا دوسرا ہفتہ (۸ لغایت ۱۴ مارچ) مقرر کیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر موصی اور ہر عہدہ دار مقامی جماعتہائے احمدیہ کو چاہئیے کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پُر زور تحریک کرے۔ اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اس اعلان کی اشاعت ہوتے ہی فوری طور پر اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "الوصیت" اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرمائیں کہ ان دونوں کتابوں کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی یکساں طور پر مارچ کا پہلا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے تاکہ دوسرے ہفتہ میں عملی جدوجہد ہو سکے۔ اگر پوری کتاب کے درس کے لئے وقت ناکافی ہو تو کم از کم نظام وصیت سے براہ راست تعلق رکھنے والے حصے کے درس کا ضرور انتظام کیا جائے) اور عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

اوّل:۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ اس تحریک سے اموال کا جمع کرنا بے شک ہمارا اصل مقصد نہیں ہے بلکہ اصل مقصد وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجملاً رسالہ "الوصیت" میں بیان فرمایا اور جس کی تشریح و تفصیل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر "نظام نو" میں فرمادی۔ لیکن ہم اپنے مقصد کی طرف پوری تیز رفتاری کے ساتھ نہیں آ سکتے جب تک کہ متمول اور صاحب جائداد اصحاب اس تحریک میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان مبارک ایام کو قریب تر لانے کے لئے خوشحال اور صاحب حیثیت احباب کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوم:۔ حصہ آمد اور حصہ جائداد کے لئے اور پر انے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں۔ یعنے حسب توفیق $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$ اور $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کی وصیت کریں۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

سوم: جن احباب کی وصایا بوجہ بقایادار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں ان کو سمجھایا جائے کہ وہ اپنی وصایا بحال کرانے کی کوشش فرمائیں۔

چہارم: اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں۔ لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیورات اور مہر اور نقد روپیہ) کے موصی اصحاب اپنا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

پنجم:۔ حصہ آمد کے موصی اصحاب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ اپنے مفروضہ بجٹوں کو آمد کا بلا حصر شرح صدر اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے پورا کر دیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے بھی جلد ادا کرنے کی فکر کریں خواہ یکمشت ادا کریں خواہ مجلس کارپرداز کی (م) منظوری سے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ۔

جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے اس سلسلہ میں یہ بھی گذارش ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں ان کی اطلاع ۱۴ مارچ کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو دے کر ممنون فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مفید مشورہ

ماہ رمضان المبارک عنقریب اپریل میں شروع ہونے والا ہے۔ اس موقعہ پر ان احباب کی یاد دہانی کے لئے جن کے پچھلے رمضان میں کسی وجہ سے روزے ملتوی ہو گئے تھے تحریر ہے کہ اس ملتوی شدہ فرض کو پورا کرنے کے لئے صرف سوا مہینہ باقی رہ گیا ہے۔ دوران سال میں ان کو کئی دفعہ خیال آیا ہوگا لیکن عمل ملتوی ہوتا گیا۔ اب بہت تھوڑا وقت ہے اس لئے انہیں کوشش کر کے فروری کے بقیہ دنوں اور مارچ کے مہینہ میں اپنے بقایا روزے پورے کر لینے چاہئیں۔

شعبہ تربیت انصار اللہ مرکزیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

فرمایا "عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ)

یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ جس کی تصدیق ایک دوسری حدیث میں یوں آئی ہے فیھلک الحرام الحلال۔ کہ حرام مال یعنی عدم ادا شدہ زر زکوٰۃ حلال مال کو بھی لے ڈوبے گا۔

پس جن احباب پر زکوٰۃ واجب ہے وہ ادا کریں اور اپنے اموال کو محفوظ کریں۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

اعلان دارالقضاء

محترمہ رقیہ صادق صاحبہ بیوہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے درخواست دی ہے۔ کہ حضرت مفتی صاحب مرحوم کی تحریر کردہ ۲/۱/۵۲ کے مطابق جو رقم مرحوم کے کھاتہ امانت میں (مبلغ -/۵/۱۷۵۷ روپے) جمع ہے وہ مرحوم کی بیٹی مسماۃ رضیہ صادق کی تعلیم کے لئے ہے۔ عزیزہ جماعت دہم میں پڑھ رہی ہے۔ اس لئے عزیزہ کی تعلیم میں یہ رقم خرچ کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس ۲۰ یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

تحریک توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز میں آپ بھی حصہ لیجئے

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی تحریک مفت اشاعت دس ہزاری میں حصہ لینے والے احباب کی تیسری قسط ذیل میں درج ہے۔ اللہ تعالے ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ جماعت کے دیگر احباب بھی اشاعت اسلام کی خاطر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی تحریک مفت اشاعت میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۱۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن از طرف جماعتہائے خیرپور ڈویژن — وعدہ ۵۰ پچاس کاپیاں

۲۔ مکرم ملک منظور احمد خانصاحب معرفت خیبر ٹیکسٹائل اینڈ ہوزری سٹورز لاہور — بیس ۲۰ روپے

ایڈیٹر ریویو انگریزی۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز سراج الدین قمر نے امسال کلکتہ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فیروز دین انور

(۲) خاکسار کا بھائی چوہدری چراغ الدین کئی سال سے بعارضہ ذات الریح بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سردار خاں موہلنکی۔ گوجرانوالہ

غلام محمد بیراج کے علاقے میں لاکھوں ایکڑ سرکاری اراضی نیلام کردی جائے گی

لاہور ۲۰ فروری - معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت غلام محمد بیراج کے علاقہ میں لاکھوں ایکڑ سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام فروخت کرے گی - خریدار سے ۲۵ فیصدی قیمت موقعہ پر ہی وصول کی جائے گی - اور بقیہ رقم کی وصولی بالاقساط ہوگی

بیان کیا جاتا ہے کہ متعلقہ حکام نے غلام محمد بیراج کے علاقہ کی اراضی کو بذریعہ نیلام فروخت کرنے کی سکیم کئی ماہ قبل تیار کردی تھی لیکن صوبائی کابینہ بعض دوسری مصروفیتوں کی بنا پر ابھی تک اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ نہیں کرسکی - خیال ہے کہ قومی اسمبلی کا سیشن ختم ہونے کے بعد کوئی فیصلہ ہوگا - اگر یہ سکیم منظور ہوگئی تو اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں طلب نہیں کی جاسکیں گی - بلکہ مغربی پاکستان کے ہر علاقہ کے لوگوں کو نیلام میں بولی دینے کی اجازت ہوگی - البتہ یہ شرط عائد ہوگی کہ کوئی شخص دس مربعوں سے زیادہ اراضی نہیں خرید سکے گا - کم از کم بائے نیلام رقبہ ایک مربعہ ہوگا -

سکیم میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ ایک لاکھ ایکڑ اراضی سول سروس کے ارکان کے لئے مخصوص کی جائے - لیکن اس تجویز کی منظوری کا امکان کم ہے - کیونکہ کابینہ کے بعض بااثر ارکان اس تجویز کے مخالف ہیں -

یہ امر قابل ذکر ہے کہ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں کل ۲۷،۶۶۳،۰۰۰ ایکڑ اراضی میں آبپاشی ہوسکے گی - اس میں سے ۳۲۷،۰۰۰ ایکڑ اراضی حکومت کی ملکیت ہے - سابق حکومت سندھ نے اس سرکاری اراضی میں سے ایک لاکھ ایکڑ افواج پاکستان کے ارکان کے لئے اور پچاس ہزار ایکڑ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے لئے مخصوص کئے تھے -

جنوبی افریقہ نے چوتھا ٹیسٹ جیت لیا

جوہانس برگ ۲۱ فروری - جنوبی افریقہ کی کرکٹ ٹیم نے انگلستان کی کرکٹ ٹیم کو ۱۷ رنز سے ہرا کر چوتھا میچ جیت لیا - دونوں ٹیموں کے سکور یہ رہے - جنوبی افریقہ ۳۴۰ اور ۱۴۲ انگلستان ۲۵۱ اور ۲۱۴ -

دونوں ٹیموں کے درمیان اب تک جو چار ٹیسٹ میچ ہوئے ہیں ان میں سے دو انگلستان نے جیتے ہیں - ایک برابر رہا ایک جنوبی افریقہ نے جیتا ہے - جنوبی افریقہ کو سیریز برابر رکھنے کے لئے پانچواں اور آخری ٹیسٹ میچ جیتنا پڑے گا -

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

پنج سالہ قومی منصوبہ اصولی طور پر منظور کر لیا گیا

کراچی ۲۱ فروری - یہاں قومی اقتصادی کونسل نے پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ کا نظر ثانی شدہ مسودہ اصولی طور پر منظور کر لیا - اور اس منصوبے کے لئے دس ارب اسی کروڑ روپے کے اخراجات کی منظوری دے دی -

کونسل کے دو اجلاس ہوئے - دونوں اجلاسوں کی صدارت وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کی -

حالیہ اجلاس میں کونسل نے قومی غذائی پالیسی کے متعلق ایک بیان کی منظوری بھی دی - جس کے تحت مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو غذائی قلت کے خطرے کا مقابلہ کرنے اور موجودہ غذائی کمی سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لانے کا مشورہ دیا گیا - یہ بیان بعد میں شائع کردیا جائے گا -

اس اجلاس میں ترقیاتی منصوبوں پر بھی غور کیا گیا - اور ان رکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز سوچی گئیں - جو ان منصوبوں کی تیزی کے ساتھ تکمیل کے راستے میں حائل ہیں - اور جن کی طرف صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے اشارہ کیا ہے -

روس کے دور مار راکٹ

ہانگ کانگ ۲۱ فروری - اشتراکی چین کے صوبہ یونان کے گورنر جنرل چنگ چینگ نے کہا ہے کہ روس کے پاس ایسے راکٹ موجود ہیں - جن کے ذریعے چین سے امریکی شہروں پر بمباری کی جاسکتی ہے - جنرل چنگ حال ہی میں سوویٹ کے دورے سے واپس آئے ہیں - آپ کو کریملن میں روس کے خود کار راکٹوں اور دوسرے جدید ترین اسلحہ کی فلم دکھائی گئی تھی - چین واپس پہنچنے پر آپ نے بتایا کہ روسی راکٹ بہت دور تک مار کرسکتے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ راکٹ امریکی شہر تک پہنچ سکتے ہیں -

بھارت کو سوا کروڑ روپے کی اشیاء واپس کی گئیں

نئی دہلی ۲۱ فروری - معلوم ہوا ہے کہ بھارت اور پاکستان کی حکومتوں نے منقولہ متروکہ جائداد کے معاہدے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۵۷ء تک بڑھادی ہے یہ معاہدہ ۳۱ مارچ کو ختم ہونے والا تھا -

اس معاہدے کے تحت مغربی پاکستان سے جانیوالے ہندو تارکین وطن ذاتی استعمال کا تقریباً تین لاکھ پچاس ہزار روپے کی مالیت کا سامان حاصل کرچکے ہیں - دو اکسٹھ لاکھ روپے کی مالیت کے دفینے بھی لے گئے اور پاکستان میں ان کے سامان کی فروخت سے حاصل ہونے والا دس لاکھ روپیہ بھی ان کے حوالے کیا گیا -

ان تارکین وطن کو ایک ہزار دو سو پینسٹھ بند رقمیں بھی مل جائیں گی - جو معاہدے کے تحت پاکستان نے بھارتی حکومت کے حوالے کی ہیں

★ کراچی ۲۱ فروری گیارہ ارکان پر مشتمل سعودی عرب کا ایک تجارتی وفد یہاں پہنچ گیا - پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان آئندہ ہفتہ تجارتی بات چیت شروع ہو جائے گی - پاکستانی وفد کے قائد وزارت تجارت کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر عشاق علی اور سعودی وفد کے قائد سعودی وزیر تجارت شیخ محمد عبداللہ علی رضا ہوں گے -

روس نے کشمیر کے متعلق چار طاقتی قرارداد کو ویٹو کر دیا

روس ایشیاء کی دو طاقتوں کو ہمیشہ ایک دوسرے سے متصادم دیکھنا چاہتا ہے (امریکی مندوب)

نیویارک ۲۲ فروری۔ کل رات روس نے تنازعہ کشمیر کے متعلق چار طاقتی قرارداد کو ویٹو کر دیا۔ جس کے فوراً بعد امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا اور کیوبا نے ایک نئی قرارداد کونسل میں پیش کر دی

سابقہ قرارداد

امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس اور کیوبا نے اس سے پہلے جو قرارداد پیش کی تھی۔ اس میں کونسل کے صدر مسٹر جارنگ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے انتظامات کے لئے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے فوجیں ہٹانے کے لئے بات چیت کریں۔ اور اس سلسلہ میں کشمیر میں اقوام متحدہ کی ایک عارضی فوج متعین کرنے کے امکان کو بھی ذہن میں رکھیں۔ مسٹر جارنگ سے کہا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی رپورٹ ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء تک پیش کر دیں۔

روس کا ویٹو

روسی مندوب مسٹر سوبولوف نے اس قرارداد میں تین ترامیم پیش کی تھیں۔ جن میں کہا گیا تھا کہ قرارداد کے تین حصوں سے (۱) کشمیر میں رائے شماری (۲) فوجوں کے انخلاء (۳) اقوام متحدہ کی فوج متعین کرنے کا ذکر نکال دیا جائے اور مسٹر جارنگ کو بھی پندرہ اپریل تک رپورٹ پیش کرنے کے لئے پابند نہ بنایا جائے۔

حفاظتی کونسل میں رائے شماری پر یہ تمام ترامیم مسترد ہو گئیں۔ جس کے بعد روس نے چار طاقتی قرارداد کے خلاف حق تنسیخ استعمال کر کے اسے ناکام بنا دیا

نو سال کے دوران میں یہ پہلا موقع تھا کہ اقوام متحدہ میں کشمیر کے سوال پر ویٹو کا حق استعمال کیا گیا۔

امریکہ

امریکی مندوب مسٹر بارکو نے روس کی طرف سے حق تنسیخ کے استعمال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح اس نے ایک ایسے بین الاقوامی تنازعہ کے تصفیے میں مدد دینے سے کونسل کو روک دیا ہے جس میں اسے براہ راست کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ روس کے اس اقدام کا صرف ایک مقصد ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ ایشیا کی دو عظیم قوموں کو ہمیشہ ایک دوسرے سے متصادم رکھا جائے۔

برطانیہ

برطانوی مندوب سر پیرسن ڈکسن نے بھی روسی ویٹو پر اظہار افسوس کیا اور امریکہ کی طرف سے پیش کی گئی نئی قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر جارنگ اس قرارداد کے تحت بھی کشمیر سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق بات چیت کر سکتے ہیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ موجودہ صورت میں بھی مسٹر جارنگ کے مشن سے اس تنازعہ کے تصفیے میں مدد ملے گی۔

روس

روسی مندوب مسٹر سوبولوف نے نئی چار طاقتی قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس میں بھی سابقہ قرارداد کا اعادہ کیا گیا ہے۔ جو بھارت کے لئے قابل قبول نہیں تھی۔ اور میں نئی قرارداد کے خلاف بھی ووٹ دینے پر مجبور ہوں گا۔ آپ نے کہا کہ روس ہر اس قرارداد کے خلاف ووٹ دیگا جو اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف ہوگی — مسٹر سوبولوف نے کہا کہ نئی قرارداد کے اغراض و مقاصد کا کونسل سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اور بظاہر اس کا مطلب یہ ہے کہ روس کو ایک بار اور ویٹو کا حق استعمال کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔

آسٹریلیا

آسٹریلیا کے ڈاکٹر واکر نے روسی ویٹو کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سابقہ قرارداد تنازعہ کشمیر کے تصفیے کے سلسلے میں قابل قدر خدمت انجام دے سکتی تھی۔ نو ملکوں نے اس کی تائید کی۔ لیکن روس کی مخالفت نے اسے ناکام بنا دیا۔ آپ نے نئی قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ اس میں مسٹر جارنگ کو آزادی دی گئی۔ اور خود کو

"کشمیر کے متعلق نئی قرارداد پرانی قرارداد سے مختلف نہیں"

"سر زمین کشمیر پر حملہ بھارت پر حملہ تصور کیا جائے گا" (نہرو کا اعلان)

اکولا ۲۲ فروری۔ چار طاقتی قرارداد کے خلاف روسی ویٹو کے استعمال کے بعد حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق جو نئی قرارداد پیش کی گئی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بعض بڑی طاقتوں نے پرانی قرارداد کو نئی شکل میں پیش کر دیا ہے

ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا ہے "مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ بعض بڑی طاقتوں نے بھارت کے بارے میں یہ رویہ کیوں اختیار کر رکھا ہے اور وہ کشمیر کے معاملہ میں بنیادی حقائق کو کیوں نظر انداز کر رہی ہیں۔

بھارتی وزیر اعظم نے اعلان کیا "بھارت اپنی سرزمین پر کسی ایک غیر ملکی سپاہی کا وجود برداشت نہیں کرے گا۔ اور وہ اپنے اس موقف کے نتائج کی کوئی پروا نہیں کرے گا"

پنڈت نہرو نے کہا "اگر کسی ملک نے کشمیر پر حملہ کیا تو اسے بھارت پر حملہ تصور کیا جائیگا۔

روس نے بھارت کا قرضہ چکا دیا

لنڈن ۲۲ فروری۔ لنڈن کے اخبار "ڈیلی ایکسپریس" نے کشمیر کے بارے میں بھارت اور روس کے رویئے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "ہنگری کے واقعات نے ساری دنیا میں طوفان برپا کیا۔ لیکن عالمی امن کے علمبردار پنڈت نہرو کی مہر سکوت نہ ٹوٹی۔ اب اقوام متحدہ میں روس نے کشمیر پر بھارت کے غاصبانہ قبضے کی حمایت کر کے بھارت کا قرض چکا دیا ہے"۔

سعودی عرب کا تجارتی وفد لاہور آئیگا

لاہور ۲۲ فروری۔ توقع ہے کہ سعودی عرب کا تجارتی وفد جو ان دنوں کراچی میں ہے ۲۵ فروری کو صوبے کے ایک ہفتہ کے دورہ پر لاہور پہنچے گا۔ وفد تیرہ ارکان پر مشتمل ہے اور سعودی عرب کے وزیر تجارت شیخ محمد عبداللہ علی رضا اس وفد کے قائد ہیں۔ وفد کے ارکان صوبے میں اپنے قیام کے دوران اہم صنعتی اداروں کا معائنہ کریں گے۔ ان اداروں میں بٹالہ انجینئرنگ ورکس پاکستان منٹ باٹا شوز فیکٹری اور سیالکوٹ میں کھیلوں کا سامان اور آلات جراحی تیار کرنے والے ادارے شامل ہیں۔

وفد ۲۸ فروری کو ایک اجلاس میں لاہور کے ممتاز تاجروں سے بھی ملاقات کرے گا۔

گندم کی قیمت فروخت میں اضافہ نہیں ہوگا

کراچی ۲۲ فروری۔ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک میر علی احمد تالپور نے بتایا ہے کہ صوبائی حکومت کراچی کو اب ساڑھے تین ہزار ٹن چاول دے گی۔ میر تالپور غذائی کانفرنس میں شرکت کے لئے کراچی آئے ہوئے ہیں۔

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت پر یہ بات پھر واضح کر دی ہے کہ وہ صوبے میں گندم کی قیمت فروخت میں اضافہ نہیں کرے گی۔ دریں اثنا صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کے نمائندوں کے درمیان اناج کے نرخوں پر اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔ صوبائی حکومت کراچی کو ہر ماہ ساڑھے تین ہزار ٹن چاول مہیا کرے گی۔ دوسری طرف مرکزی حکومت نے مغربی پاکستان کی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ صوبے کے لئے درآمدی گندم کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوگی۔

صوبائی گورنر کا عزم لاہور

لاہور ۲۲ فروری۔ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی ۲۳ فروری کو کراچی سے بذریعہ خیبر میل لاہور واپس پہنچ رہے ہیں"

(م) مسٹر مینن نے کہا ہے کہ بھارت مسٹر جارنگ کا خیر مقدم کرے گا۔

مسٹر جارنگ

حفاظتی کونسل کے صدر مسٹر جارنگ نے سویڈن کے مندوب کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے چار طاقتی قرارداد پر اس لئے ووٹ نہیں دیا کہ اس قرارداد کا تعلق مجھ سے بھی تھا اور میں غیر جانبدار رہنا چاہتا تھا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴